رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۵ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰۱

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی انگریزی ترجمہ و تفسیر القرآن کیلئے ولایت کو روانگی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

قادیان ۲۶ - فروری ۔ آج مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مولوی شیر علی صاحب ۔ مولوی اللہ دتا صاحب ۔ اور دوسرے غیر ممالک سے آنے والے مبلغین کو جو دعوتِ چائے دی ۔ اور جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی ۔ اس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل تقریر کی:-

حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ولایت تشریف لے جانے کی تقریب میں یہ جلسہ ہو رہا ہے ۔ اور چونکہ مولانا سے میرے دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات بہت مدت سے ہیں ۔ اس لئے میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کی ہے ۔ تا کہ چند کلمات اپنے جذبات کے اظہار کے لئے کہہ سکوں:-

ابتداء میں جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ۔ تو میں لاہور میں رہتا تھا ۔ اور حضرت مولوی صاحب وہاں تعلیم حاصل کرتے تھے ۔ ان دنوں کی ایک بات مجھے یاد ہے ۔ اور وہ یہ کہ ہم دونوں یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے ہوئے تھے ۔ شیخ حامد علی صاحب مرحوم ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم تھے ۔ چونکہ لنگر کا انتظام حضرت اقدس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا تھا ۔ اس لئے شیخ حامد علی صاحب نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ۔ حضور مجھے آٹا پسانے کے لئے جانا ہے ۔ (اس وقت کسی نہر پر جا کر آٹا پسایا جاتا تھا) اور میں اکیلا ہوں ۔ میرے ساتھ کسی اور کو بھیجدیا جائے ۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا بازو پکڑ کر کہا ۔ میاں شیر علی کو اپنے ساتھ لے جاؤ ۔ مجھے خوب یاد ہے ۔ اس وقت مولوی صاحب اس قدر خوش ہوئے ۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں ۔ اور مجھ سے فرمانے لگے ۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میرا نام بھی آتا ہے ۔ وہ وقت ایسا تھا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کو اپنے لئے بڑے فخر اور برکت کا موجب سمجھتے تھے ۔ کہ آپ ہمیں پہچانتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولوی شیر علی صاحب کو بازو سے پکڑنا تھا جس کے نتیجہ میں آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ انہیں ترجمہ قرآن کے نہایت عظیم الشان کام کو سرانجام دینے کے لئے ولایت بھیج رہے ہیں:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ خیال آیا ۔ کہ آپ انگریزی پڑھیں ۔ مجھے اور بعض اور دوستوں سے فرمایا ۔ کہ کچھ انگریزی الفاظ مع اردو ترجمہ کے لکھ دو ۔ میں نے انجیل کا ایک جملہ اس طرح لکھ کر پیش کیا ۔ جسے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے ۔ لیکن ایک دن جب سیر کو تشریف لے گئے ۔ اور ہم ساتھ تھے ۔ تو فرمایا مجھے انگریزی پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ انگریزی پڑھ کر اسلام کی خدمت کرنے کا کام میں آپ لوگوں کے سپرد کرتا ہوں ۔ اس وقت جو دوست آپ کے مخاطب تھے ۔ ان میں مولوی شیر علی صاحب بھی تھے:-

میں سمجھتا ہوں حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اپنی فطرتی انکساری کی وجہ سے یہ فکر لاحق ہے ۔ کہ اتنا عظیم الشان کام میں کس طرح سرانجام دے سکوں گا ۔ مجھے بھی جب یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا گیا تھا ۔ تو میرا بھی یہی خیال تھا ۔ کہ میں کوئی خدمت نہ کر سکونگا اس وقت جنگ عظیم شروع تھی ۔ سمندر میں جہاز غرق کئے جاتے تھے ۔ اس لئے مجھے یہ خیال آیا ۔ کہ اگر کوئی خدمت نہیں کر سکتا ۔ تو ممکن ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں ڈوبنے کا ہی موقعہ مل جائے ۔ اور اس طرح میرا نام بھی خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے والوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجاہدین میں لکھا جائے ۔ مگر جو بات میں نے دیکھی ۔ اور جس کا مجھے تجربہ ہوا ۔ اس کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں ۔ کہ فی الواقعہ ہم کچھ نہیں ہیں ۔ اور ہم کچھ نہیں کر سکتے ۔ مگر جو طاقت ہم سے کام لے رہی ہے وہ حیرت انگیز کام کرا سکتی ہے ۔ جو اس کام کے کرنے کے لئے مولوی شیر علی صاحب تشریف نہیں لے جا رہے ہیں بلکہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور فرمان جا رہا ہے ۔ اور وہی انشاء اللہ یہ کام کر کے دکھائیگا ۔ پس حضرت مولوی صاحب کو اس کام کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے گھبرانا نہیں چاہیئے ۔ خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ میں وہ برکت رکھی ہے ۔ کہ آپ مٹی کو لے کر اس سے سونا کا کام لے رہے ہیں ۔ اور حقیقی کیمیا گر آپ ہی ہیں ۔ کیونکہ ایسے لوگ جو منفردانہ طور پر کوئی کام کرتے یا کسی اور جگہ ہوتے ۔ تو کچھ نہ کر سکتے مگر آپ کی اطاعت ۔ آپ کی دعا اور آپ کی توجہ کی برکت سے عظیم الشان کام سرانجام دے رہے ہیں ۔ اور مٹی سے سونا بنے ہوئے ہیں ۔ اسی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں ۔ کہ مولانا شیر علی صاحب کو بھی خدا تعالیٰ بہت بڑی کامیابی عطا کریگا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انگریزی ترجمۃ القرآن کا عظیم الشان کام

قادیان ۲۶ فروری - آج صبح حضرت مولوی شیر علی صاحب مولوی اللہ دتا صاحب اور دیگر بیرون ہند سے واپس تشریف لانے والے مجاہدین کو مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو دعوت دی - اس کی روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مبلغین کی طرف سے بطور ایڈریس تقریر کی - جس میں آپ نے بیان فرمایا - کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کی اشاعت کا عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے تشریف لے جانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس منشاء کو پورا کرنے والا ہے جس کا ذکر آپ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں بایں الفاظ فرمایا ہے۔ کہ

"بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ یورپ اور امریکہ نے اسلام پر اعتراضات کرنے کا ایک بڑا ذخیرہ پادریوں سے حاصل کیا ہے - اور ان کا فلسفہ اور طبعی بھی ایک الگ ذخیرہ نکتہ چینی کا رکھتا ہے - میں نے دریافت کیا ہے کہ تین ہزار کے قریب حال کے زمانہ نے وہ مخالفانہ باتیں پیدا کی ہیں - جو اسلام کی نسبت بصورت اعتراض سمجھی گئی ہیں ..... میں چاہتا ہوں - کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے - میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا - کہ یہ میرا کام ہے - دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا - جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے - اور مجھ ہی میں داخل ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۷۳)

اب انشاء اللہ یہ کام جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارادہ ظاہر فرمایا - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شاخ ہیں - اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ذریعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہی تکمیل پذیر ہو گا ؛

اسی سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمۃ القرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کا مصداق کسی صورت میں نہیں بن سکتا کیونکہ قادیان میں وہ جس رنگ میں کیا گیا تھا - مولوی محمد علی نے لاہور جا کر اس میں تبدیلی کر دی - پھر اس میں معمولی معمولی لوگوں کے نام بطور سند پیش کئے گئے ہیں - لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قطعاً ذکر نہیں کیا گیا ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور کشف ہے - جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ذریعہ اس کام کی تکمیل کی طرف اشارہ کرتا ہے - وہ کشف تذکرہ صفحہ ۱۸۳ میں درج ہے - اور وہ یہ ہے "ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے - مگر خواب میں محسوس ہوا - کہ اس کا نام شیر علی ہے - اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں - اور صاف کی ہیں - اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی .... اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے - اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا - اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے - اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا - اور میں اس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا"۔

اس کشف میں نور سے مراد قرآن کریم کے حقائق و معارف کی وہ درخشاں تنویر ہے - جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا کی گئی - اور وہ مواد جس کے نیچے وہ نور دبا ہوا ہے اس سے مراد مولوی محمد علی صاحب کا ان حقائق و معارف کو اپنی تفسیر میں توڑ مروڑ کر اور غلط انداز میں پیش کرنا ہے - جس سے اس نور کی چمک مدھم پڑ گئی - مگر ایک فرشتہ شکل انسان نے جس کا نام شیر علی ہے - اس نور سے میل اور کدورت کو دور کر کے پھر اس کو ظاہر اور آشکار کرنا ہے - یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحب جو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت کے لئے ولایت جا رہے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ حقائق و معارف کو ان کی پوری تنویر کے ساتھ مغرب کے سامنے پیش کریں گے - ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں - کہ حضرت مولوی صاحب کو خدا تعالےٰ اس عظیم الشان کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے - آمین ؛

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مختصر سی تقریر کی - جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے - اس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب نے چند الفاظ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کا شکریہ ادا کیا - نیز درخواست دعا کرتے ہوئے فرمایا - ہم میں کوئی طاقت نہیں - خدا تعالےٰ کے فضل اور حضور کی دعا - اور توجہ سے ہی کچھ ہو سکے گا ؛

پھر مولوی اللہ دتا صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ممالک عربیہ کے احمدیوں اور دوسرے لوگوں کی یہ درخواست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کی - کہ عربی میں بھی تفسیر القرآن شائع کرنے کا انتظام کیا جائے۔

حضرت امیر المومنین کی تقریر

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قلت وقت کے باعث مختصر تقریر فرمائی - حضور نے فرمایا :-

مولوی شیر علی صاحب نے چونکہ آج روانہ ہونا ہے اس لئے میں اس مجلس کو لمبا نہیں کرنا چاہتا - انہوں نے تیاری بھی کرنی ہو گی - میں سمجھتا ہوں - کہ تقریریں پہلے بھی بہت ہو چکی ہیں - لیکن یہ تقریریں یہاں ہی رہیں گی - اور جو ساتھ جانے والی چیز ہے - وہ دعا ہے - اس لئے میں وقت کی قلت کو محسوس کرتے ہوئے اور اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ یہی اصل اور مقدم چیز ہے اپنی تقریر کو موقوف کرتا ہوں - اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں - کہ مولوی صاحب جس مقصد کے لئے ولایت جا رہے ہیں - اس میں کامیاب ہوں اور ان کا یہ کام سلسلہ کی عظمت کا موجب ہو مغربی ممالک قرآن کریم کی تعلیم سے صحیح طریق پر آگاہ ہو جائیں - تاکہ ہم سے اگر کوئی غلطیاں سرزد ہوں تو وہ لوگ ان سے متاثر نہ ہوں - اور ان کی تربیت اور تعلیم پہلے ہی صحیح طریق پر ہو چکی ہو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم پر ہی اسلام کی تعلیم کا انحصار رکھا ہے - ساتھ ہی ان مبلغین کو بھی ترجمہ و تفسیر قرآن سے فائدہ پہنچے گا - جن کے دل بعض عادات میں زنگ آلود ہو جاتے ہیں ؛

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی - اور جلسہ برخاست ہوا ؛

حضرت مولوی شیر علی صاحب انگلستان کے لئے روانہ ہو گئے

بسفر رفتنت مبارک باد - بسلامت روی و باز آئی

قادیان ۲۶ر فروری - آج دو بجے کی گاڑی سے حضرت مولانا شیر علی صاحب لنڈن روانہ ہو گئے - مقامی جماعت کے کئی ہزار مرد عورتیں اور بچے آپ کو الوداع کہنے کے لئے پہونچے ہوئے تھے - سٹیشن پر نیشنل لیگ کور کے زیر انتظام بہت سے اصحاب کو آپ سے مصافحہ کرنے کا موقعہ بآسانی حاصل ہو گیا - کئی ایک اصحاب نے حضرت مولوی صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سٹیشن پر تشریف لانے پر حضرت مولوی صاحب نے حضور سے معانقہ اور مصافحہ کیا - پھر حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی - اس کے بعد حضرت مولوی صاحب گاڑی پر سوار ہو گئے - اور گاڑی حضرت مولوی شیر علی زندہ باد کے نعروں کے درمیان روانہ ہو گئی - احباب خاص طور پر دعا کریں - کہ خدا تعالےٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے فضل سے عظیم الشان کام میں کامیاب کرے - اور ہر وقت اپنے فضل کے سایہ میں رکھے ؛

جماعت احمدیہ کے خلاف ڈاکٹر سر اقبال کا عجیب و غریب بیان

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

(۴)

سر اقبال کا یہ انوکھا نظریہ کہ اسلام کی بنیاد اِن دو اصُول پر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو ایک اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا آخری نبی سمجھا جائے۔ اگرچہ اسلامی تعلیم کے رُو سے سراسر غلط ہے۔ لیکن بفرض محال اگر اسے درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ اور ان ہر دو اصول میں سے کسی کی خلاف ورزی "ارتکاب کفر" قرار دی جائے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں اصُول پر ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہمنوا مسلمانوں کا کہاں تک عمل ہے۔ اور وہ ڈاکٹر اقبال کی تشریح کے مطابق دعوئے اسلام کے پردہ میں "ارتکاب کفر" تو نہیں کر رہے۔

مسلمانوں کی قبر پرستی

یہ بات ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا اسلام صرف یہ مفہوم پیش نہیں کرتا۔ کہ خدا تعالےٰ واحد ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ بلکہ یہ بھی ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ اُسے اس کی صفات میں بھی لاشریک سمجھا جائے اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کی ذات میں کسی اور کو شریک قرار نہیں دیتا۔ لیکن صفات میں کسی کو شریک سمجھتا ہے تو وُہ بھی حقیقتاً مشرک ہے اس نقطہ نگاہ کے ماتحت جب مسلمانوں کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ننانوے فیصدی مسلمان ایسے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی صفات میں بعض اور ہستیوں کو شریک قرار دیتے۔ اور اس طرح توحید کی بجائے مشرکانہ خیالات میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں میں قبر پرستی کا مرض عام ہے۔ وُہ بجائے خدا تعالےٰ کو قاضی الحاجات سمجھنے کے پیروں اور فقیروں کے مزاروں پر جاتے۔ اور ان کی قبروں سے استعانت چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کو خود اس کا اعتراف ہے۔ چنانچہ وُہ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن تم ہو
نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ وُہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو
ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

پس گو مسلمان موحد ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان کا کثیر حصہ مشرکانہ عقائد میں مبتلا ہے۔

حضرت مسیحؑ کے متعلق مشرکانہ عقیدہ

پھر مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری مُردے زندہ کرتے اور مختلف قسم کے پرندے پیدا کرتے تھے۔ اور یہ دونوں باتیں صریح طور پر مشرکانہ ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید نے وضاحتاً بتا دیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا نہ کوئی زندہ کر سکتا ہے۔ اور نہ کوئی انسان خلق پر قدرت رکھتا ہے۔ مگر ڈاکٹر اقبال کے مسلمان بے دھڑک خدا تعالےٰ کی صفات میں حضرت مسیح ناصری کو شریک قرار دیتے ہیں۔ پس درحقیقت مسلمان گو مونہہ سے اقرار نہ کریں مگر واقعہ یہی ہے۔ کہ وُہ اس اصل کو بھول چکے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ایک ہے۔ اور اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں۔ اور اس لحاظ سے یقینی طور پر ڈاکٹر اقبال کی تعریف کے مطابق اُن کے ہمنوا مسلمان بھی "ارتکاب کفر" کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال کا بزرگان اسلام کیخلاف فتوےٰ

اسلام کا دوسرا اصل ڈاکٹر اقبال نے یہ بتایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی امتِ محمدیہ میں مبعوث نہیں ہو سکتا۔ مگر وُہ اس امر کو بھول گئے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق امتِ محمدیہ کے جلیل القدر افراد ان کے بالکل خلاف ہیں۔ یعنی اس امر کے قائل۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد غیر شرعی نبی اُمتِ محمدیہ میں آسکتا ہے۔ ان حالات میں سر اقبال کا یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا قائل ہونا نعوذ باللہ "ارتکاب کفر" ہے۔ ان مقدس بزرگوں کی روحوں کو جن کے احسانات صفحۂ عالم پر بے شمار ہیں ازحد دکھ اور اذیت پہونچاتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امتِ مسلمہ میں جو اہمیت رکھتی ہیں۔ وُہ ہر ایک مسلمان بخوبی جانتا ہے۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ حضرت مجدد صاحب الف ثانی۔ حضرت ملا علی قاری۔ مولانا جلال الدین رومی۔ اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی سب اس امر کے قائل رہے ہیں۔ کہ امتِ محمدیہ میں غیر شرعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ پس اگر یہ عقیدہ رکھنا "ارتکاب کفر" ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر اقبال اپنی مہر تکفیر ان بزرگ ہستیوں پر بھی ثبت کر رہے ہیں۔ مگر کھلم کھلا اس کی جرأت اس لئے نہیں کرتے کہ عالمِ اسلامی میں اُن کے خلاف جذبات غیظ و غضب پیدا ہو جائیں گے۔ اور رائے عامہ کا مقابلہ کرنا اُن کے لئے آسان نہیں ہوگا۔ لیکن اگر وُہ اس وقت محض عام مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انقطاعِ نبوت کا اظہار کر رہے ہیں اور دل سے وُہ اس عقیدہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے امتِ محمدیہ کے اکابر پر علانیہ مہر تکفیر و تفسیق ثبت نہیں کر سکتے۔ تو صریح طور پر نفاق سے کام لے رہے ہیں۔ اور اگر انقطاع نبوت کے عقیدہ کو صحیح سمجھنے کے باوجود رائے عامہ سے ڈرنے کی وجہ سے ان بزرگوں کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے۔ تو کم ہمتی اور بزدلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال اور شیعہ

پھر ڈاکٹر اقبال نے جماعت احمدیہ کے متعلق تو جھٹ کہہ دیا۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو "آخری نبی" نہ سمجھنے کی وجہ سے "ارتکاب کفر" کرتی ہے۔ مگر وُہ کیا فرماتے ہیں شیعہ حضرات کے متعلق جن کی نسبت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب "الدر الثمین" میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحالتِ کشف علم حاصل کرنے کی بنا پر ارقام فرمایا ہے۔ کہ ان کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں:-

سألتہٗ صلے اللّٰہ علیہ وسلّم سوالاً روحانیاً عن الشیعۃ فاوحی الیّ ان مذھبھم باطلٌ وبطلان مذھبھم یعرف من لفظ الامام۔ لما افقت عرفت ان الامام عندھم ھو المعصوم المفترض الطاعۃ الموحیٰ الیہ وحیاً باطنیاً وھذا ھو معنی النبی۔ فمذھبھم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحھم اللّٰہ تعالےٰ (الدر الثمین - حدیث ناسع) یعنی عالم رؤیا میں میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے شیعوں کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ ان کا مذہب باطل ہے۔ اور اس مذہب کا بطلان لفظ امام سے پہچانا جاسکتا ہے جب میں بیدار ہوا۔ تو مجھے یہ معرفت حاصل ہوئی کہ شیعوں کے نزدیک امام معصُوم اور مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور اس کی طرف وحیٔ باطنی کا آنا وہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ تعریف درحقیقت نبی کی ہے پس دراصل شیعوں کا عقیدہ امامت ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کا بُرا کرے

ڈاکٹر اقبال کی دو رنگی

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وُہ بزرگ ہیں جن کی عظمت و جلالت کے متعلق بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں آپ جیسا عالم دین اور اسرار شریعت کا عارف آپ کے زمانہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔ آپ کشفی حالت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست علم حاصل کرنے کی بناء پر فرماتے ہیں۔ کہ شیعوں کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے۔ پھر کیوں ڈاکٹر سر اقبال جو شوق تکفیر میں آجکل کے دقیانوسی ملاؤں کی ہمنوائی کر رہے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے اس فتوےٰ کی بناء پر شیعوں کو الگ اقلیت قرار دینے اور انہیں مسلمانوں سے خارج قرار دینے کی جد و جہد نہیں کرتے۔ اور کیوں نہ وہ کہ انہیں اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا یہی طریق نظر آتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف زبان طعن دراز کریں جب ان کے نزدیک اسلام کے صرف دو ہی اصول ہیں۔ خدا کو ایک سمجھنا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار دینا۔ اور وُہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان اپنے عمل سے پہلے اصل کے بھی خلاف چل رہے ہیں اور دوسرے کے بھی۔ کیونکہ بعض وُہ مشرکانہ عقائد اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہاں بلا استثنا تمام مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک مسیح و مہدی کے آنے کے منتظر ہیں۔ جو نبی اللہ ہوگا۔ اور شیعہ حضرات تو علے الاعلان ایسا عقیدۂ امامت رکھتے ہیں۔ جو بقول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے۔

توکیوں وجہ کیا ہے کہ ڈاکٹر اقبال دورنگی "حتیاً" کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ مبنی برنا پر جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل ہو رہے ہیں۔ اس وجہ کی موجودگی کے ہوتے ہوئے "سواد اعظم" کے متعلق تکفیر کا فتوےٰ اپنی بارگاہ سے صادر نہیں فرماتے۔ کیا یہ انصاف ہے یا بزدلی!

الہام اور وحی کے متعلق ڈاکٹر اقبال کے سابقہ خیالات

معلوم ہوتا ہے آج کل جوش غضب میں ڈاکٹر اقبال اپنے گزشتہ خیالات وافکار کو طاق نسیان پر رکھ چکے ہیں۔ اور عقل وعشق کی پیکار سے پریشان حال ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ وہ کہہ چکے ہیں ؎

خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے دل خرد سے (بال جبریل)

مگر یہ دکھانے کے لئے کہ ؎

حافظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی

یہ کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے کچھ عرصہ پیشتر دسمبر سنہ ۳۲ء میں ارسطو سوسائٹی لنڈن میں انہوں نے اس موضوع پر ایک مضمون پڑھا تھا۔ کہ "کیا مذہب ممکن ہے" اور بتایا تھا۔ کہ ہر ملک اور ہر زمانہ میں ایسی ہستیاں پائی جاتی ہیں۔ جن کی باطنی قوتیں اس قدر بیدار ہوتی ہیں۔ کہ وہ حقیقت سے براہ راست تعلق پیدا کر لیتی ہیں۔ یہ بلند مقام "تجربہ" اپنی گود میں علم وعرفان کی ایک دنیا لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اور عام شعور انسانی سے کسی طرح "قابل اعتبار" نہیں ہوتا۔ بالفاظ دیگر ڈاکٹر سر اقبال کے نزدیک مذہب صاحب تجربہ لوگوں کی ذات سے وابستہ ہے۔ پھر اس میں آپ نے ایک بزرگ کا یہ قول نقل کیا تھا۔ کہ قرآن مجید اس وقت تک سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔ جب تک وہ قلب مومن پر اسی طرح نازل نہ ہو۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ گویا آپ کے نزدیک مذہب وحی والہام سے وابستہ ہے۔ اور احیاء اسلام ایسے اشخاص سے ممکن ہے۔ جو اسرار قرآنی سے واقف ہوں۔ اور جن پر خدا تعالیٰ کی تازہ وحی نازل ہوتی ہو۔

پھر اسی مضمون میں جو "تشکیل جدید الہیات اسلامیہ" کے نام سے شائع ہوا۔ آپ نے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ

"مذہب میں قدامت پرستی اتنی ہی بُری ہے جتنی کہ زندگی کے اور شعبوں میں یہ الیغو (یعنی انانیت) کی تخلیقی آزادی کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور تازہ روحانی جولانیوں کے راستے مسدود کر دیتی ہے"۔

ڈاکٹر اقبال کی رجعت قہقری

مگر افسوس۔ آج وہ اسی جماعت کے برسرپیکار ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی تازہ وحی پر ایمان لاتی اور اس برگزیدہ انسان کے دامن پاک سے وابستگی کا شرف رکھتی ہے۔ جس نے اسرار قرآنی کے جاننے میں تمام دُنیا کو چیلنج کیا۔ مگر کوئی اس کے مقابلہ میں نہ اٹھا۔ پھر وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اسی قدامت پرستی سے کام لے رہے ہیں جسے قبل ازیں وہ روحانی جولانیوں کے راستہ میں سدّراہ تصور کیا کرتے تھے۔ پھر کبھی تو وہ افتراق وانشقاق کو اس قدر ناپسند کرتے کہ کہتے ؎

وا نہ کرنا فرقہ بندی کے لئے اپنی زباں
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامۂ محشر یہاں
وصل کے اسباب پیدا ہوں تری تحریر سے
دیکھ کوئی دل نہ دکھ جائے تری تقریر سے

کبھی فرماتے ؎

بتانِ رنگ وخو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

کبھی مسلمانوں کو درس اخوت دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے ؎

ربط وضبط ملت بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر
جو کرے گا امتیاز رنگ وخوں مٹ جائیگا
ترک خرگاہی ہو یا اعرابی والا گہر

کبھی "صدائے درد" ان الفاظ میں بلند کرتے ؎

سرزمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے
وصل کیسا یاں تو اک قرب فراق آمیز ہے
بدلے یکرنگی کے یہ ناآشنائی ہے غضب
ایک ہی خرمن کے دانوں میں جدائی ہے غضب
جس کے پھولوں میں اخوت کی ہوا آئی نہیں
اس چمن میں کوئی لطف نغمہ پیرائی نہیں

اسی حالت میں مسلمانوں کے انتشار سے کبھی اس قدر گھبرائے کہ کہہ اٹھتے ؎

جل رہا ہوں کل نہیں پڑتی کسی پہلو مجھے
ہاں ڈبو دے اے محیط آب گنگا تو مجھے

مگر وہی اقبال آج مسلمانوں کو انتشار وانشقاق کا اس لئے درس دیتا ہوا نظر آرہا ہے۔ کہ اسے بعض ذاتی اغراض مجبور کر رہی ہیں۔ اس تنزل اس انحطاط اور اس رجعت قہقری کو دیکھ کر بے اختیار یہی کہنا پڑتا ہے۔ جو خود اقبال نے کہا ؎

کافروں کی مسلم آئینی کا بھی نظارہ کر
اور اپنے مسلموں کی مسلم آزاری بھی دیکھ

احکام دین کی بجا آوری میں غفلت کرنیوالوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

نظارت تعلیم وتربیت میں بعض جماعتوں کے ذمہ وار عہدیداران کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ کہ ان کی جماعتوں میں بعض ایسے اصحاب ہیں۔ جو نماز و دیگر احکام دین میں سستی اور غفلت کرتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ کہ محض احمدی کہلانے سے کوئی شخص اللہ تعالےٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی کرے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں جہاں مومنین کی جزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں ایمان اور اعمال صالحہ کا ساتھ ساتھ ذکر کرنے کے بعد جنت اور انہار کا ذکر ہے۔ اور اس میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ جس طرح باغ کو اگر پانی نہ دیا جائے۔ تو وہ تھوڑے ہی عرصہ میں خشک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ ایمان بھی خشک ہو جاتا ہے۔ جس کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کے امور میں سست اور غافل لوگوں کے لئے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا نمونہ پیش کرتے ہوئے ست بچن حاشیہ صفحہ ۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ اللہ یہ شخص کیسا دین اسلام کی محبت میں فنا ہو گیا تھا۔ اور خدا جوئی اور محبت الٰہی کی آگ کیسی اور کس قدر اس کے دل میں جوش زن تھی۔ اور کس زور وشور سے اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی۔ اور وہ کیا شے تھی۔ جو اس کو ایسا بے آرام کر رہی تھی۔ جو کہ سفر میں مدت دراز تک رہ کر پھر نہ چاہا کہ گھر میں جا کر آرام کرے۔ اور بچوں کی محبت میں مشغول ہو۔ بلکہ سیدھا ملتان میں پہونچا۔ اور شمس تبریز کے روضہ کے قرب وجوار میں ریاضت اور مجاہدہ شروع کیا۔ چاہیئے کہ ہر ایک سستی کا مارا۔ دنیا میں غرق۔ نام کا مسلمان بلکہ مولوی اس مرد خدا کی سرگرمی کی طرف خیال کرکے عبرت پکڑے۔ اور مرنے سے پہلے متنبہ ہو جائے۔ کہ پھر یہ موقعہ دوسری مرتبہ ہرگز نہیں ملے گا۔ کہ دنیا میں آئے۔ اور خدا تعالےٰ کے راضی کرنے کے لئے دل وجان سے مجاہدات کرے۔ یاد رہے چند روز ہیں جس نے سمجھنا ہو سمجھ لیوے۔ اے سونے والو جاگو۔ اور اگر رات ہے تو دن کا انتظار مت کرو۔ اور اگر دن ہے تو رات کے منتظر مت رہو۔ کہ پیچھے ہمیشہ رونا ہو گا۔ اور دل کو جلا دینے والی حسرتیں کبھی منقطع نہ ہوں گی"۔

چاہیئے کہ جماعت کے ذمہ وار عہدیدار حضور کے اس حوالہ کو سست اور غفلت کرنیوالے احباب کے اچھی طرح گوش گزار کر دیں۔ اور انہیں دینی امور کی طرف متوجہ کریں۔

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

سکھ دوان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت

جناب سردار بھائی کاہن سنگھ جی آف نابھہ اور جناب سردار بہادر بھائی ارجن سنگھ صاحب رئیس گورو در رئیس اعظم باگڑیاں۔ ایڈیٹر صاحب اخبار نور کی تازہ تصنیف "پوتر جیون" کے متعلق لکھتے ہیں: "مذہبی راہنماؤں کے پُراز نصائح اقوال واعمال بنی نوع انسان کے لئے بہترین رنگ میں راہنمائی کا موجب ہوتے ہیں۔ دنیا میں جسقدر بھی ہادی گزرے ہیں۔ سب کی کوشش مخلوق خدا کی اصلاح رہی ہے۔ اور ان کے پند ونصائح سے فائدہ اٹھانا ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی گورمکھی میں لکھی ہوئی "پوتر جیون" نامی کتاب کو ہم نے غور سے پڑھا ہے۔ اس میں حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کے تاریخی واقعات اور دقائق وقتاً فوقتاً جو انہوں نے ایڈیشن اور تفسیریں کیں۔ اور بشیار ازالۂ شکوک وغیرہ انہوں امور کو قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب سے لیکر نہایت بہترین طریق سے درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے گورمکھی دانوں اور پنجابی

صدر مجلس احرار سب سے پہلے ارائیں ہیں

مسلمانوں کی بدنصیبی نے انہیں جہاں مذہبی فرقہ بندی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ وہاں برادریوں کا فتنہ بھی ان کی تمام سرگرمیوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ انتخابات کے موقع پر یہ فتنہ اکثر بہت بری طرح اپنا سر اٹھاتا ہے۔ اور برادری کے لوگ امیدواروں کی ذاتی قابلیت و دیانت کو فراموش کر کے اپنی اپنی برادری کے امیدواروں کو ووٹ دیتے ہیں۔ اور اخوت اسلامی اس عصبیت و شعوبیت پر جو دور جاہلیت کا بقیہ ہے۔ سر پیٹتی اور ماتم کرتی ہے۔

عوام سے ہمیں شکایت نہیں۔ اس لئے کہ ملت بیضا کی مصلحتیں اور ضرورتیں ان کے پیش نظر نہیں ہیں۔ اور ان کے نقطۂ نگاہ کو درست کرنے کے لئے ابھی تعلیم یافتہ طبقات اور زعمائے قوم کو خدا جانے کتنی مدت تک انہیں صحیح اسلامی تعلیم دینی پڑے گی۔ لیکن جب مسلمانوں کا کوئی سیاسی کارکن جو رہنمائی اور سیادت کا مدعی بھی ہو۔ برادری پرستی اور اقربا نوازی کی لعنت میں گرفتار ہو جائے تو اہل دل مسلمانوں کے مستقبل سے بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔

پچھلے دنوں ضلع جالندھر کے حلقۂ مہت پور میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایک نشست کا انتخاب ہوا جس کے لئے ایک ارائیں اور ایک پٹھان امیدوار تھے۔ اس سے پیشتر اس حلقے کے ووٹر علی العموم لائق آدمی کے حق میں ووٹ دیا کرتے تھے۔ اور برادری کے خیال کو بہت زیادہ ملحوظ نہ رکھتے تھے چنانچہ اس علاقے میں ارائیوں کی اکثریت ہونے کے باوجود اس سے پیشتر ایک پٹھان ممبر منتخب ہوا تھا۔ لیکن

اس دفعہ وہاں ارائیوں کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لودھیانوی صدر مجلس احرار اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب نکودری (ایک احراری کارکن) ارائیں ہونے کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اور انہوں نے پرزور تقریریں کر کے ارائیں اور پٹھان کا سوال نہایت شدت کے ساتھ پیدا کر دیا۔ اگر ان کا منظور نظر امیدوار احرار کے نقطۂ نگاہ سے "حریت پسند" اور بمقابل "رجعت پسند" ہوتا۔ جب بھی یہ سمجھ لیا جاتا۔ کہ ان دونوں احراری مولویوں نے سیاسی زاویۂ نظر سے "حریت پسند" امیدوار کو ترجیح دینا ضروری خیال کیا ہوگا۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ دونوں امیدوار ایک دوسرے سے بڑھ کر سرکار کے وفادار اور پورے پورے تعاونی ہیں۔ اس لئے یہ امر واضح ہے۔ کہ ان "ارائیں احراری مولویوں" نے اپنے منظور نظر امیدوار کی حمایت محض اس کے ارائیں ہونے کی وجہ سے کی۔

اس پر "انقلاب" اور "احسان" نے اصولی اعتراض کیا۔ اور بتایا۔ کہ مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کو اس انتخابی مہم میں شریک ہو کر برادری کے فتنے کو تیز نہ کرنا چاہیئے تھا۔ مولانا حبیب الرحمٰن اور ان کے "ہز ماسٹرز وائس" یعنی "مجاہد" نے آئیں بائیں شائیں کرنا شروع کر دیا۔ مولوی صاحب نے تو یہ فرمایا۔ کہ میں اول و آخر مسلمان ہوں۔ اور مسلمانوں کو ہمیشہ برادریوں کی بندشوں سے آزاد ہونے کی تلقین کیا کرتا ہوں۔ اور مجاہد نے یہ لکھا۔ کہ علاقہ مہت پور میں ارائیوں کی اتنی کثرت ہے۔ کہ اگر وہاں احرار یا مسلمانوں کے نام سے بھی کوئی کانفرنس منعقد کی جاتی۔ تو اس میں ارائیوں ہی کی غالب اکثریت شامل ہوتی لیکن صدر احرار اور مجاہد کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ کہ اس سے پیشتر وہی ارائیں اپنی برادری کے خیال سے الگ ہو کر دوسری برادری کے امیدوار کو ووٹ دیتے رہے ہیں۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو یہ امر اپنی ارائیں برادری کی "حق تلفی" کا مترادف معلوم ہوا۔ وہ بیقرار ہو کر انتخاب کے موقع پر وہاں پہنچ گئے۔ اور ارائیوں کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ کہ تم لوگ پٹھان کے پیچھے کیوں پھرتے ہو اپنی برادری کے امیدوار کو کیوں نہیں ووٹ دیتے۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو پھر ہمیں بتایا جائے۔ کہ مولوی حبیب الرحمٰن کو حلقہ مہت پور میں کونسی آل انڈیا اہمیت نظر آئی تھی۔ یا وہاں کونسے احراری مقاصد و مصالح خطرے میں پڑ رہے تھے۔ جن کے تحفظ کے لئے آپ بھاگے بھاگے وہاں پہنچ گئے۔؟ دوسرے حلقوں اور دوسرے ضلعوں میں بھی تو آئے دن انتخابات ہوتے ہیں۔ ان میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اسی جوش و خروش سے کیوں جا کر شامل نہیں ہوا کرتے؟ آخر حلقہ مہت پور ہی کے انتخاب میں کیا خصوصیت تھی؟

"مجاہد" اس معاملے کو محض "مقامی" حیثیت کا ایک بے معنی، بے نتیجہ اور بے اثر "مسئلہ" قرار دیتا ہے۔ لیکن ہم اس کو ایسا نہیں سمجھتے اس لئے کہ یہ وبا دوسرے مقامات پر بھی پھیلے گی۔ اور کارکنان احرار اپنے صدر کی مثال مدنظر رکھ کر ہر جگہ اپنی اپنی برادریوں کی حمایت کر کے اخوت اسلامی کے سارے نظام کو درہم و برہم کر دیں گے اس کے علاوہ اگر یہ معاملہ محض "مقامی" اور بے معنی بے نتیجہ اور بے اثر تھا۔ تو تمام ہندوستان کی مجالس احرار کے صدر اعظم کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ وہ اس "بے معنی مسئلہ" کے لئے مہت پور تک تشریف لے جاکر ایسی "بے معنی حرکت" کا مرتکب ہوتا۔

ہمارے نزدیک مجلس احرار کی فرض شناسی اور اصول پرستی کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اس حرکت پر مولانا حبیب الرحمٰن کے خلاف بے اعتمادی کا ووٹ منظور کر کے ان کو صدارت سے علیحدہ کر دے ورنہ لوگ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہونگے کہ مجلس احرار کے عہدہ داروں نے محض اپنے اقربا اور اپنی برادری کے آدمیوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے قومیت اور اسلامیت کا نظر فریب فرغل اوڑھ رکھا ہے۔ (انقلاب ۲۳ فروری)

قصور میں احرار کی ناکامی و نامرادی

اہالیانِ قصور کی فرض شناسی

لفٹیننٹ چودھری عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے جب سے قصور میں ایگزیکٹو آفیسر تعینات ہوئے ہیں احرار نے ان کی بے جا مخالفت اپنا مستقل فرض بنا رکھا ہے۔ اور آئے دن غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈا چودھری صاحب موصوف کے خلاف کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ کسی طرح پبلک اور افسروں کو بدظن کر سکیں لیکن بفضلِ خدا ہر دفعہ ان کو ذلت و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ علاوہ اس کے کہ وہ اعلیٰ افسران جنہوں نے میونسپلٹی کا معائنہ چودھری صاحب کے وقت میں کیا۔ نہایت شاندار الفاظ میں چودھری صاحب کی تعریف کی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے ریویو میں جن کمیٹیوں کا خصوصیت سے ایگزیکٹو آفیسر صاحبان کے زیر انتظام ترقی کرنے کا ذکر کیا ہے۔ وہ روپڑ اور قصور کی کمیٹیاں ہیں۔ اور ان دونوں کمیٹیوں کی باگ ڈور یکے بعد دیگرے چودھری صاحب موصوف کے ہاتھ میں رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور افسرانِ اعلیٰ نے ہمیشہ چودھری صاحب موصوف کی دیانت و امانت اور محنت اور جانفشانی کی داد دی ہے۔ اور انتظام کمیٹی میں نہایت قابل قدر تبدیلی اور ترقی کا اقرار کیا ہے۔

امسال جبکہ چودھری صاحب موصوف نے تخمینہ بجٹ سالانہ ۳۷-۱۹۳۶ء تیار کر کے گورنمنٹ کو بھجوایا اور اس کی نقل کمیٹی کو بھیجی۔ تو سب کمیٹی مال نے بدیں الفاظ جنرل کمیٹی کو سفارش کی۔ کہ چودھری عبد اللہ خاں صاحب نے بجٹ میں اپنی موجودہ تنخواہ کا گریڈ بھی درج کیا ہے۔ چودھری صاحب کی میعاد ایگزیکٹو آفیسری ۴ ہر اگست ۱۹۳۶ء کو ختم ہونے والی ہے۔ اور چونکہ چودھری صاحب نے اپنے عرصہ ملازمت میں نہایت محنت و دیانتداری اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اور کمیٹی کے تمام شعبہ جات میں بے حد اصلاح کی ہے۔ کمیٹی کے تمام قرضہ جات اپنے حسنِ انتظام سے ادا کر کے ایک کافی رقم خزانہ کمیٹی میں جمع کر دی ہے۔ پبلک کی فلاح و بہبودی کو ہمیشہ مدنظر رکھا ہے۔ معائنہ کرنے والے افسران اور محکمہ آڈٹ نے ہمیشہ چودھری صاحب موصوف کی تعریف کی ہے۔ لہٰذا سب کمیٹی چودھری صاحب کے متعلق کامل اعتماد کا اظہار کرتی ہوئی جنرل کمیٹی کو متوجہ کرتی ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ عالیہ سے سفارش کرے۔ کہ لفٹیننٹ چودھری عبد اللہ خان صاحب کی میعاد میں تین سال کی مزید توسیع اسی جگہ کی جائے اور ان کو -/۳۵۰ ماہوار تنخواہ اور ۲۰ روپیہ سالانہ ترقی عطا کی جائے۔ اور سواری الاؤنس بدستور دیا جائے۔

یہ سفارش کیا تھی ایک بم تھا جو مجلس احرار پہ گرا۔ اور انہوں نے بے جا چودھری صاحب کے خلاف گمراہ کن پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ حتٰی کہ ایک ملا عبد الحنان کو لاہور سے بلوا کر ایک مسجد میں جلسہ کرنے کی حسب معمول ناکام کوشش کی۔ جس جلسہ کی روئیداد مجاہد اور احسان میں اس طرح شائع کرائی گئی ہے۔ کہ اس عظیم الشان جلسہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ وہ جس قدر بے رونق اور گڑبڑ میں ختم ہوا۔ اس سے پبلک قصور آگاہ ہے۔ مذکورہ بالا اخبارات میں احرار نے ایک ریزولیوشن بھی چھپوایا ہے۔ کہ مسلمانانِ قصور کا یہ عظیم الشان جلسہ مرزائی ایگزیکٹو آفیسر کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور ممبر صاحبان کمیٹی سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ مرزائی ایگزیکٹو آفیسر کی توسیع میعاد کی سفارش گورنمنٹ عالیہ سے نہ کی جائے۔

مگر پبلک قصور نے ایک پرپشہ کے برابر بھی اس ریزولیوشن کو وقعت نہ دی۔ اور عقائد کی بناء پر مخالفت کرنے کے خلاف عملی طور پر نہایت شاندار طریق پر اظہارِ نفرت کیا۔ جس کا ثبوت ہندو و مسلم ممبران نے کمیٹی کے جلسہ مورخہ ۲۳ فروری میں پیش کیا۔ اور چودھری صاحب موصوف کی قابلیت، حسنِ انتظام، حسنِ سلوک و اخلاق، محنت اور دیانتداری کی داد دیتے ہوئے مالی سب کمیٹی کی سفارش کے ایک ایک لفظ سے اتفاق کرتے ہوئے ریزولیوشن پاس کر دیا۔ یعنی گورنمنٹ سے توسیع میعاد اور ایزادی تنخواہ کی سفارش کر دی۔

یہ خبر سنتے ہی شہر کے ہر طبقہ میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اور جہاں ایسے شریف افسر کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ وہاں پبلک نے اپنے نمائندگان میونسپل کمشنر صاحبان کی فرض شناسی کی بے حد داد دی۔ صرف ایک ووٹ ریزولیوشن کے خلاف تھا۔ اور وہ مبارک علی شاہ کا تھا۔ شاہ صاحب موصوف نے ایگزیکٹو افسر کے خلاف ایک ترمیم بھی پیش کی۔ لیکن وائے ناکامی کسی ممبر نے ان کی تائید نہ کی۔ اور احراری ناکام و نامراد سر چھپانے کو جگہ ڈھونڈتے ہوئے اپنے گھروں کو سدھارے۔ چودھری صاحب کے حق میں ہر مذہب کے نمائندوں نے ووٹ دیئے۔ اس طرح آپ کے حق میں ۱۴ اور آپ کے خلاف صرف ایک ووٹ تھا۔

یہ کامیابی غالباً صوبہ بھر میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ کہ کمیٹی نے ازخود اپنے ایگزیکٹو افسر کی حسنِ لیاقت و حسن انتظام کی داد دی۔ اور ہر پہلو سے اس کی قابلیت کو تسلیم کرتے ہوئے گورنمنٹ عالیہ سے سفارش توسیع میعاد و ایزادی تنخواہ کی کی۔ جہاں ہم چودھری صاحب موصوف کو ان کی شبانہ روز محنت ان کی قابلیت و لیاقت ان کے حسن انتظام و تدبر ان کی شرافت و دیانتداری پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ وہاں ہندو و مسلم پبلک اور نمائندگان یعنی میونسپل کمشنر صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دے کر تمام پبلک کو شکرگزار کیا۔

(نامہ نگار۔ قصور)

مبلغ بلادِ عربیہ کی بغداد میں تشریف آوری

مجاہد فی سبیل اللہ مولانا ابو العطاء اللہ دتا صاحب ساڑھے چار سال کے بعد ہندوستان جاتے ہوئے ۱۲ فروری حیفا سے بذریعہ موٹر بغداد تشریف لائے۔ آپ کے آنے کی خبر پہلے مل چکی تھی۔ تمام دن کئی احباب آپ کو ملنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ دوسرے دن حضرت مولوی صاحب سے کئی احباب سوالات دریافت کرتے رہے۔ اور شام کو آپ کا فوٹو مع احمدی برادران کے لیا گیا تیسرے دن مولوی صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ آپ کے اعزاز میں بر مکان حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحب جماعت نے ٹی پارٹی کا انتظام کیا ہوا تھا۔ غیر احمدی۔ غیر مبایع اور غیر مسلم احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ جو کہ پچاس کے قریب تشریف لائے۔ ساڑھے تین بجے خاکسار نے مولوی صاحب محترم کا تمام احباب سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے تقریباً نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ تمام احباب آپ کی تقریر اور نصائح سے بہت خوش ہوئے۔

شام کو چھ بجے کی گاڑی سے دعا کے بعد ہندوستان روانہ ہو گئے۔ کافی دوست اسٹیشن پر موجود تھے۔

(احقر معراج الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ بغداد)

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کے لئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے فرداری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعًا احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہوں گے۔

سائز ½۹ تا ۱۱ سادہ ٹسر - ۳؍ ، ۴؍ ، ۵؍ ، ۶؍
〃 ۸ تا ۹ 〃 ۲؍ ، ۴؍ ، ۵؍ ، ۵؍
〃 ۸ تا ۹ ڈیزائن دار - ۶؍
〃 ½۹ تا ۱۱ اُونی ۱۲؍
〃 ۸ تا ۹ 〃 ۸؍

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا

جنرل مینجر

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں
قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک ۶ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

مجرّب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو۔ تو وہ کیا کرے؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنیکی شکایت ہو۔ تو

ذیابطوس استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں (خواہ کسی سبب سے ہوں) تو وہ

نیو لائف گولیاں استعمال کریں۔ جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ جملہ ادویات منگوانے کا پتہ
اکسیر گھر امرتسر۔ چوک بابا اٹل

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولائت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی عہ (نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے
ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

عدیس آبابا ۲۵ فروری۔ شمال مغربی محاذ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حبشی افواج نے اڈوا کے قریب دشمن کی فوج پر شبخون مارا اور اطالویوں کو خوفزدہ کر دیا۔ دست بدست لڑائی کے بعد اطالوی فوج نے راہ فرار اختیار کی۔ اور ۵۶۳ نعشیں اور اسلحہ کی کافی تعداد وہیں چھوڑ گئے حبشیوں کے نقصان کا اندازہ معمولی ہے۔

کولمبو ۲۵ فروری۔ سیلون سٹیٹ کونسل کے نئے منتخب رکن کی کامیابی پر جلوس نکالا جا رہا تھا۔ کہ مجمع میں سے کسی نے اس پر پستول کے پانچ فائر کئے۔ جن سے چار آدمی اور ایک لڑکا ہلاک ہوگیا۔ سٹیٹ کا منتخب رکن بھی مجروح ہوگیا۔ اس سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

لاہور ۲۵ فروری۔ مسٹر محمد علی جناح قضیہ شہید گنج کو سلجھانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ آپ اپنے مشن کی کامیابی کے لئے ارکان حکومت سرکردہ مسلمانوں اور سکھوں سے تبادلہ خیالات میں اپنا پورا وقت صرف کر رہے ہیں

امرت سر ۲۵ فروری۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ اور مس شنو دیوی کمیونل ایوارڈ کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

عدیس آبابا ۲۵ فروری۔ جمعیت اقوام کی یونین نے حبشہ کی ریڈ کراس سوسائٹی کو دو ہزار پونڈ کی قیمت کا ایک طیارہ پیش کیا تھا۔ جو ہوائی مستقر کے نزدیک خراب ہو کر گر پڑا اور تباہ ہوگیا

کلکتہ ۲۵ فروری۔ کلکتہ کارپوریشن کے مسلم ارکان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کارپوریشن کے آئندہ انتخابات میں حصہ نہ لیا جائے۔ انہوں نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ کارپوریشن مسلمانوں سے کسی قسم کا انصاف کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ کارپوریشن سے مکمل طور پر منقطع ہو جائیں۔ اے۔ کے فضل الحق میئر نے ایک ملاقات میں بتایا۔ کہ مسلمانوں نے جو قدم اٹھایا ہے۔ اس سے مسلمانوں کے کسی طبقہ کو بھی اختلاف نہیں۔ یہ امر کس قدر تکلیف دہ ہے کہ دو ماہ تک صلح کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ اور آخر ہمیں اس فیصلہ کے لئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

مجبور ہونا پڑا۔

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ اسمبلی نے آج کے اجلاس میں ریلوے بجٹ پر بحث کو جاری رکھا۔ متعدد ارکان نے تقریریں کیں۔ مسٹر اکھل چندر دت نے ریلوے کے مطالبہ زر میں تخفیف کی تحریک پیش کی۔ تاکہ تیسرے درجہ کے مسافروں کی تکالیف پر غور کیا جائے۔ چنانچہ یہ تحریک پاس ہوگئی۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ آج دارالعوام میں بحث کے دوران میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ چونکہ مختلف اقوام میں اعتماد کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ اس لئے اسلحہ جات کا بڑھایا جانا ناگزیر ہوگیا ہے۔

لاہور ۲۵ فروری۔ آج آنریبل سر بانڈ ممبر خزانہ نے پنجاب کونسل میں ۳۷-۱۹۳۶ء کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ میں ۲ لاکھ روپے سے زائد کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ خسارہ کو پورا کرنے کے لئے آئندہ سال سرکاری محکموں میں اخراجات کم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ اور ہائی کورٹ کے پانچ جج تخفیف میں آجائیں گے۔

کلکتہ ۲۵ فروری۔ حکومت نے بنگال کے ایک روزنامہ "دیش درپن" سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ گذشتہ اپریل اخبار مذکور میں چند قابل اعتراض مضامین شائع ہوئے تھے

بمبئی ۲۵ فروری۔ حکومت بمبئی نے مولانا شوکت علی پر سے صوبہ سندھ میں داخلہ کی ممانعت کی پابندی اٹھا دی ہے۔ ان پر یہ پابندی ان دنوں عاید کی گئی تھی۔ جب کہ کراچی میں گولی چلائے جانے کے سلسلہ میں غیر سرکاری مسلم تحقیقاتی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے وہ کراچی بلائے گئے تھے

لاہور ۲۵ فروری۔ شاہی مسجد میں مسلمانان لاہور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر محمد علی جناح پر کامل اعتماد کا اعلان کیا گیا۔

کپورتھلہ ۲۵ فروری۔ مہاراجہ کپورتھلہ کے سب سے چھوٹے لڑکے شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کے آنریری لیفٹیننٹ مقرر ہوئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۶ء کی ہندوستان کے لئے شائع شدہ جلدیں ۲۷ فروری کو پبلک میں فروخت ہوں گی۔

پٹنہ ۲۵ فروری۔ آج بہار لیجسلیٹو کونسل میں پریذیڈنٹ نے مسٹر سچدانند سنہا اور دیگر غیر سرکاری ممبروں کی تحریک التوا کو کہ بہار فائرنگ کے سلسلہ میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے رویہ کی تحقیقات کی جائے۔ پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔

ڈبلن ۲۵ فروری۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کو ملاقات کے دوران میں مسٹر ڈی ولیرا نے کہا۔ کہ انگلستان اور آئرلینڈ کے درمیان دوستی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ برطانیہ نہ صرف آئرلینڈ کے اس حق کو تسلیم کرے کہ وہ اپنی طرز حکومت کا خود فیصلہ کرے۔ بلکہ یہ سوال بھی اس کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ کہ برطانیہ اور آئرلینڈ کے تعلقات کیا ہونے چاہئیں۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے لبرل پارٹی کے ایک رکن نے کہا کہ خواہ جمہوریہ امریکہ اس میں شامل نہ ہو۔ تیل پر ضرور پابندی عاید کر دی جانی چاہیئے۔ نیز اٹلی سے تمام اقتصادی تعلقات بھی منقطع کر لئے جانے چاہئیں۔ وزیر خارجہ نے جواب میں کہا۔ کہ اٹلی پر تعزیرات کا اثر متواتر پڑ رہا ہے

ناگپور ۲۵ فروری۔ ناگپور میں آتشزدگی کی ایک ہولناک واردات کے نتیجہ میں ساڑھے ۴ ہزار روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے اس میں ایک آدمی بھی جھلس کر مر گیا۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ کل دارالعوام میں ایک رکن نے استفسار کیا۔ کہ مسٹر سبھاش چندر کو کن شرائط کے ماتحت ہندوستان سے جانے کی اجازت دی گئی۔ مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ مسٹر بوس کو ہندوستان سے جانے کی اجازت محض اس لئے دی گئی تھی۔ کہ وہ اپنا علاج کرائیں۔ آئرلینڈ میں ان کے آنے کا سوال آئرلینڈ کے ارباب اقتدار سے تعلق رکھتا ہے۔

لاہور ۲۵ فروری۔ لیکھوتی جین ایم ایل سی نے پریس کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ سر آغا خان اور سر فضل حسین ایسے زعما کی طرف سے مصالحت کے لئے جو دست تعاون بڑھایا جا رہا ہے۔ اس کا تمام محب وطن ہندوستانیوں کی طرف سے خیر مقدم ہونا چاہیئے۔ ہندو مسلم اتحاد کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ہمیشہ ایسے مواقع کو ضائع کیا جاتا رہا ہے۔ میں تمام اقوام کے لیڈروں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

لاہور ۲۵ فروری۔ بلدیہ لاہور نے بجٹ منظور کر کے وزارت بلدیہ کو بھیج دیا ہے خواجہ غلام مصطفیٰ نے ایک تجویز پیش کی کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اکونٹینٹ جواب دے کہ امسال بجٹ میں کیوں غلطیاں ہوئیں۔ مختصر بحث کے بعد یہ تجویز منظور کر لی گئی۔

طہران (بذریعہ ڈاک) وزارت مالیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حسب تجویز ۵۰ ملین کی رقم صنعتی اداروں کو کھولنے اور تجارت کو ترقی دینے کے لئے محفوظ کر دی گئی ہے۔ اس رقم سے تجارتی کارخانے کھولے جائیں گے۔

لاہور ۲۵ فروری۔ عدالت عالیہ لاہور نے گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں ایک سکھ مسمی کرتار سنگھ کے قاتل حسن محمد کی پھانسی کی سزا بحال رکھی ہے۔

لکھنؤ ۲۵ فروری۔ یوپی کونسل کے بجٹ ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۳۷ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ اس خسارہ کے پیش نظر بیکاری کو دور کرنے کے لئے سپرو کمیٹی کی سکیم پر عمل در آمد کرنے کے لئے مالی امداد نہیں دی جا سکے گی۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ لنڈن کے ایک فلم سٹوڈیو میں آگ لگ جانے سے پانچ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگیا۔

برلن ۲۵ فروری۔ جرمنی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے یورپ میں امن کے قیام کے متعلق اگر کوئی نئی تجاویز پیش کی گئیں۔ تو جرمنی ان کا خیر مقدم کریگا۔ جرمنی کے سرکاری حلقوں میں اس سے موافقت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی